رواں سہ ماہی کی فصلوں کے لیے اہم زرعی سفارشات اپریل تا جون 2024

Volume 2 Issue No 110

کپاس

کپاس کو ریشہ دار فصلات میں اہم مقام حاصل ہے۔ اس فصل کا استعمال نہ صرف کپڑے کی صنعت بلکہ خوردنی تیل کی پیداوار میں بھی ہوتا ہے۔ پاکستان میں خوردنی تیل کی پیداوار میں بنولے کے تیل کا حصہ تقریباً 50 فیصد سے زائد ہے۔ سال 2023-24 میں پاکستان میں کپاس کی پیداوار تقریباً 83 لاکھ 93 ہزار گانٹھ تھی جبکہ ملکی صنعتی ضرورت ایک کروڑتیس لاکھ گانٹھ کے قریب ہے۔اس طرح ہماری کپاس کی پیداوار ملکی ضرورت سے بہت کم ہے۔ جس کی وجہ سے ہمیں اپنا کثیر زرمبادلہ کپاس کی درآمد پر خرچ کرنا پڑتا ہے۔ ہماری فی ایکڑ اوسط پیداوار دوسرے کپاس پیدا کرنے والے ممالک سے بہت کم ہے اور گزشتہ چند سالوں سے اس میں لگاتار کمی آرہی ہے۔کپاس کی پیداوار میں کمی کی بڑی وجوہات میں موسمیاتی تبدیلیاں اور ان سے موافقت رکھنے والی کپاس کی اقسام کی عدم دستیابی شامل ہیں۔ دیگر وجوہات میں کیڑوں اور بیماریوں کا شدید حملہ، کھادوں کا غیر متوازن استعمال، جڑی بوٹیوں کی بہتات وغیرہ شامل ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم فی ایکڑ اوسط پیداوار میں اضافے کیلئے کپاس کی سفارش کردہ اقسام کا انتخاب کریں اور جدید پیداواری امور پر عمل پیرا ہوں تاکہ ہمارا ملک کپاس کی پیداوار میں خودکفیل ہو سکے۔

☆ کپاس کی بھرپور پیداوار کیلئے میرا زمین کا انتخاب کریں،جس میں نامیاتی مادہ کی مقدار بہتر ہو، پانی زیادہ جذب کرنے اور تر دیر تک قائم رکھنے کی صلاحیت موجود ہو۔ سیم زدہ، ریتلی اور تشیبی زمینوں میں کپاس ہر گز کاشت نہ کریں۔

☆سابقہ فصل کی باقیات کو جلانے کی بجائے انہیں زمین میں ملادیں تاکہ زمین میں نامیاتی مادہ کی مقدار بہتر ہو سکے۔اس مقصد کیلئے روٹا ویٹر، ڈسک ہیرو یا مٹی پلٹنے والا ہل استعمال کریں۔

☆ بی ٹی اقسام کی کاشت کی صورت میں کپاس کے کل کاشتہ رقبہ کا 10 سے20 فیصد غیر بی ٹی اقسام کیلئے مخصوص رکھیں تاکہ کیڑوں میں بی ٹی اقسام کے خلاف قوت مدافعت پیدا نہ ہو سکے۔

☆ سفارش کردہ اقسام کا معیاری، تندرست، خالص اور بیماریوں سے پاک بیج استعمال کریں۔

☆بوائی کے لیے بُر اترا ہوا بیج استعمال کریں۔بوائی سے پہلے بیج کا فیصد اگاؤ ضرور معلوم کرلیں۔ تاکہ کھیت میں پودوں کی تعداد پوری ہو سکے۔ شرح اگاؤ کم ہونے کی صورت میں شرح بیج میں اضافہ کر لیں۔بوائی سے پہلے بیج کو سفارش کردہ کیڑے مار اور پھپھوندی کش زہر لگانا بہت ضروری ہے تاکہ فصل ابتدائی دور میں رس چوسنے والے کیڑوں اور بیماریوں سے محفوظ رہے۔

☆ کھیلیوں پر کاشت کی صورت میں 6 تا 8 کلو گرام بیج فی ایکڑ استعمال کریں اور ضرورت سے 10 فیصد زائد بیج کا انتظام رکھیں تاکہ ناغے وغیرہ لگانے کیلئے استعمال ہو سکے۔

☆قطاروں کا درمیانی فاصلہ اڑھائی فٹ رکھیں جبکہ پودے سے پودے کا فاصلہ زمین کی زرخیزی، وقت کاشت، قسم کپاس، ثمر دار شاخوں کی لمبائی اور غیر ثمردار شاخوں کی تعداد کے مطابق متعین کریں۔ اس سلسلہ میں ایف ایف سی کے نمائندے سے رہنمائی حاصل کی جا سکتی ہے۔

☆کھادوں کا متوازن استعمال پودوں کی نشوونما اور بڑھوتری کے عمل کو باقاعدہ کرتا ہے اور ان میں قوت مدافعت پیدا کرتا ہے جس سے فصل میں کیڑوں، بیماریوں اور موسمی حالات کی وجہ سے مختلف اقسام کے دباؤ سے مقابلہ کرنے کی صلاحیت بڑھ جاتی ہے۔کھادوں کے متوازن استعمال کے لیے ضروری ہے کہ زمین کا تجزیہ کروایا جائے اور زمین کی زرخیزی اور فصل کی ضرورت کے مطابق کھادوں کا استعمال کیا جائے۔ اس ضمن میں آپ ایف ایف سی کی مٹی وپانی کی جدید لیبارٹریوں سے مفت استفادہ کرسکتے ہیں۔

بصورت دیگر کپاس کے مرکزی علاقوں کیلئے درجہ ذیل عمومی سفارشات کے مطابق کھادوں کا استعمال کریں:

(مقدار بوری فی ایکڑ)

زمین کی قسم	سونا یوریا	سونا ڈی اے پی	ایف ایف سی ایس او پی	یا	ایف ایف سی ایم او پی
بی ٹی اقسام (کمزور زمین)	$3\frac{1}{2}$	$1\frac{3}{4}$	$1\frac{1}{2}$		$1\frac{1}{4}$
بی ٹی اقسام (درمیانی زمین)	$3\frac{1}{4}$	$1\frac{1}{2}$	$1\frac{1}{2}$		$1\frac{1}{4}$
بی ٹی اقسام (زرخیز زمین)	3	$1\frac{1}{4}$	$1\frac{1}{2}$		$1\frac{1}{4}$
روائتی اقسام	$2\frac{1}{2}$	$1\frac{1}{2}$	1		$\frac{3}{4}$
ٹرپل جین اقسام (اگیتی کاشت)	$3\frac{3}{4}$	$1\frac{3}{4}$	$1\frac{1}{2}$		$1\frac{1}{4}$

☆پاکستان کی زمینوں میں اجزائے صغیرہ یعنی زنک اور بوران کی کمی واقع ہوچکی ہے۔ جس کی وجہ سے کپاس کی پیداوار متاثر ہو رہی ہے۔ ان اجزاء کی کمی کو پورا کرنے کے لیے $7\frac{1}{2}$ کلو گرام سونا زنک اور3 کلو گرام سونا بوران فی ایکڑ بوائی کے وقت استعمال کریں۔

☆کاشت کے بعد عموماً چار تا پانچ دنوں میں اگاؤ مکمل ہو جاتا ہے۔ ناغے ہونے کی صورت میں پانی میں 5 سے 6 گھنٹے بھگوئے ہوئے اسی قسم کے 4 سے 5 بیج فی ناغہ لگاکر نمدار مٹی سے ڈھانپ دیں۔ ناغے پُر کرنے میں تاخیر نہ کریں اگر ناغے زیادہ ہوں تو وقت ضائع کیے بغیر دوبارہ بوائی کریں۔

☆کپاس کی بھرپور پیداوار حاصل کرنے کے لئے پودوں کا مناسب باہمی فاصلہ برقرار رکھنا بہت ضروری ہے۔چھدرائی کا عمل بوائی سے 20 سے 25 دن کے اندر مکمل کرلیں اور چھدرائی کرتے وقت کمزور اور بیمار پودوں کو ضرور نکال دیں۔جن علاقوں میں وائرس کا حملہ شدید ہوتا ہے وہاں چھدرائی کا عمل پہلے پانی کے بعد کریں اور متاثرہ پودے نکال دیں۔

☆آبپاشی موسمی حالات، زمین کی حالت، طریقہ کاشت،

کپاس کی قسم اور فصل کی حالت کو مدِ نظر رکھ کر کی جائے۔ڈرل کاشت کی صورت میں پہلی آبپاشی بوائی کے 30تا35دن بعد اور بقیہ 12تا15دن کے وقفہ سے کریں۔ پٹڑیوں پر کاشت کی صورت میں پہلا پانی 3تا4 دن، دوسرا، تیسرا اور چوتھا پانی 6تا9دن کے وقفہ سے اور بقیہ پانی فصل کی ضرورت کے مطابق لگائیں۔پانی کی کمی کی علامات میں پتوں کا نیلگوں ہونا، اوپر والی شاخوں کی گانٹھوں کے درمیانی فاصلہ میں کمی، سفید پھول کا چوٹی پر آنا، تنے کے اوپر والے حصے کا تیزی سے سرخ ہونا اور چوٹی کے پتوں کا کھردرا ہونا شامل ہے۔

☆جڑی بوٹیاں پیداوار میں خاطر خواہ کمی کا باعث ہیں۔ یہ نہ صرف خوراکی اجزاء، پانی، ہوا اور روشنی میں فصل کے ساتھ حصہ دار بنتی ہیں بلکہ فصل کے نقصان دہ کیڑوں کی پناہ گاہ بھی ہیں اور کپاس کے پتہ مروڑ وائرس اور ملی بگ کے پھیلاؤ کا موجب بھی بنتی ہیں۔ان کے تدارک کیلئے گوڈی یامناسب جڑی بوٹی مار زہریں استعمال کی جا سکتی ہیں۔

گندم کی برداشت اور ذخیرہ

☆فصل کی برداشت پوری طرح پکنے پر کریں۔بارش کے دوران فصل کی برداشت بند کردیں۔ بھریاں قدرے چھوٹی بنائیں اور کھیت میں اکٹھی کر دیں۔سٹوں کا رُخ اُوپر کی طرف رکھیں۔

☆ گندم کی گہائی کرتے وقت خیال رکھا جائے کہ دانے ٹوٹنے نہ پائیں کیونکہ ٹوٹے ہوئے دانوں پر کیڑوں کا حملہ جلداور زیادہ ہوتا ہے۔

☆ فصل کمبائن ہارویسٹر سے برداشت کرنے کی صورت میں گندم کا بھوسا کترنے والی مشین (Wheat Straw Chopper) کی مدد سے توڑی بنائی جا سکتی ہے۔

☆ماحولیاتی تحفظ کیلئے فصل کی باقیات کو آگ ہر گز نہ لگائیں بلکہ اسکو روٹاویٹر کی مدد سے زمین میں ملا دیں جس سے زمین میں نامیاتی مادہ کی مقدار میں اضافہ ہو گا۔

☆غلہ ذخیرہ کرتے وقت اس میں نمی کا تناسب 10 فیصد سے زیادہ نہیں ہونا چاہئے۔ نمی زیادہ ہونے کی صورت میں جنس کودھوپ میں سکھا لیں۔

☆گندم کو ذخیرہ کرنے کیلئے نئی بوریوں کا استعمال کریں بصورت دیگر پرانی بوریوں کو سفارش کردہ زہر کے محلول سے اچھی طرح سپرے کرنے کے بعد خشک کر کے استعمال کریں۔

☆گودام میں اگر دراڑیں وغیرہ ہوں تو وہاں مٹی یا سیمنٹ لگا کر اچھی طرح بند کر دیں۔ پھر سفارش کردہ زہر کے محلول کا اچھی طرح سپرے کریں اور گودام کو دو دن کیلئے بند کردیں۔ گودام کھولنے کے چار تا چھ گھنٹے بعد اندر داخل ہوں۔

☆گوداموں کو غلہ ذخیرہ کرتے وقت اور جولائی میں فیومیگیشن کریں۔فیومیگیشن کے دوران گودام بالکل ہوا بند رکھیں تاکہ گیس کا اثر زائل نہ ہو۔

☆چوہوں اور کیڑوں کے حملہ کے انسداد کیلئے ایلومینیم فاسفائیڈ کی 30 تا 35 گولیاں فی ہزار مکعب فٹ استعمال کریں اور گودام کو بند کر دیں۔

مونگ پھلی

☆مونگ پھلی کی کاشت کیلئے ریتلی، ریتلی میرا یا ہلکی میرا زمین نہایت موزوں ہے کیونکہ نرم اور بھربھری زمین میں پودوں کی سوئیاں آسانی سے داخل ہو کر نشوو نما پاسکتی ہیں۔ بھاری میرا زمین سخت تہہ ہونے کی وجہ سے سوئیوں کے داخل ہونے میں رکاوٹ پیدا کرتی ہے جس کے نتیجے میں پیداوار کم، پھلیوں کی رنگت خراب اور سائز چھوٹا رہ جاتا ہے اور فصل کی برداشت میں بھی دشواری آتی ہے۔

☆ ہمیشہ سفارش کردہ اقسام کاشت کریں کیونکہ یہ اقسام زیادہ پیداواری صلاحیت کی حامل ہونے کے علاوہ خشک سالی، بیماریوں اور کیڑوں کے حملے کے خلاف قوت مدافعت بھی رکھتی ہیں۔ اٹک - 2019، این اے آر سی - 2019 اور پوٹھوہار کو 15مارچ تا 30 اپریل جبکہ فخرِ چکوال، باری - 2011 اور باری - 2016کو 15مارچ تا 31مئی تک کاشت کیا جا سکتا ہے۔

☆بھرپور پیداوار حاصل کرنے کیلئے پودوں کی تعداد 50 تا 60ہزارفی ایکڑ ہونی چاہئے۔این اے آرسی - 2019 کیلئے فی ایکڑ بیج کی مقدار 35کلو گرام گریاں جبکہ باقی اقسام کیلئے 40 کلو گرام گریاں استعمال کریں۔ بیج کو پھپھوندی کش زہر تھائیو فینیٹ میتھائل بحساب اڑھائی گرام فی کلوگرام بیج لگا کر کاشت کریں۔

☆مونگ پھلی کی کاشت بذریعہ پور یا ڈرل قطاروں میں کریں۔ قطاروں کا باہمی فاصلہ ڈیڑھ فٹ اور پودوں کا باہمی فاصلہ 6 تا 8 انچ جبکہ بیج کی گہرائی 2 تا 3 انچ رکھی جائے۔

☆پھلی دار فصل ہونے کی وجہ سے مونگ پھلی اپنی ضرورت کی80فیصد نائٹروجن فضا سے حاصل کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے اس لئے اس کی نائٹروجنی کھاد کی ضرورت کم ہے۔ کاشت کے وقت زیادہ بارش والے علاقوں میں ڈیڑھ بوری سوناڈی اے پی اور آدھی بوری ایف ایف سی ایس او پی، درمیانی بارش والے علاقوں میں ایک بوری سوناڈی اے پی اور ایک تہائی بوری ایف ایف سی ایس اوپی اور کم بارش والے علاقوں میں آدھی بوری سوناڈی اے پی اور ایک چوتھائی بوری ایف ایف سی ایس او پی استعمال کریں۔کھادیں سائیڈ ڈرل کریں تاہم ڈرل دستیاب نہ ہو تو کاشت سے دو دن پہلے چھٹہ کریں اور سہاگہ دیں۔

☆جولائی کے آغاز میں پھول نکلنے سے پہلے فی ایکڑ 200 تا 250 کلو گرام(چارتا پانچ بوری) جپسم استعمال کرنا چاہئے۔ جپسم کے استعمال سے زمین نرم اور بھربھری ہوجاتی ہے اور نمی برقرار رکھنے کی صلاحیت بہتر ہو جاتی ہے جس سے پھلیوں کی بڑھوتری اور پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے نیز پیداوار کا معیار بھی بڑھ جاتا ہے۔

☆جڑی بوٹیوں کی تلفی بذریعہ گوڈی کریں۔ پہلی گوڈی کاشت کے تین یا چار ہفتے بعد اور دوسری گوڈی اس وقت کریں جب فصل پھول نکالنے ہی والی ہو تاکہ پھولوں سے سوئیاں نکلنے کے بعدنرم زمین میں آسانی سے جا سکیں۔ یاد رہے کہ فصل جب سوئیاں بنا رہی ہو تو گوڈی فائدہ کی بجائے نقصان دیتی ہے۔

تِل

☆تل خریف کی اہم روغن دار فصل ہے جس کے بیج میں 50فیصد سے زائداعلیٰ قسم کا تیل اور 22فیصد سے زائد پروٹین کے علاوہ وافر مقدار میں کیلشیم، آئرن اور زنک پایا جاتا ہے۔

☆درمیانی اور بھاری میرا زمین جس میں پانی جذب کرنے اور نمی برقرار رکھنے کی صلاحیت ہو تل کی کاشت کیلئے موزوں ہے۔ چکنی اور پانی نہ جذب کرنے والی زمین تل کی کاشت کیلئے موزوں نہیں ہے۔ زیادہ ریتلی،نشیبی اور سیم وتھورزدہ زمینیں بھی تل کی کاشت کیلئے موزوں نہیں ہیں۔

☆بھرپور پیداوار کیلئے ہمیشہ منظور شدہ اقسام کاشت کریں۔انمول تل، ٹی ایچ - 6، ٹی ایس - 5، ٹی ایس - 3، نیاب ملینیم، بلیک کنگ، نیاب پرل اور نیاب تل - 2016 وغیرہ زیادہ پیداوار دینے والی اقسام ہیں۔

☆تل کی اقسام کومندرجہ ذیل سفارش کردہ وقت کاشت کے مطابق کاشت کریں۔

قسم	وقت کاشت
ٹی ایس-3(بعدازکینولا)	15اپریل تا 15مئی
انمول تل، ٹی ایچ - 6 ٹی ایس-5،ٹی ایس - 3 بلیک کنگ(بعدازگندم)	یکم مئی تا 15 جون
نیاب ملینیم،نیاب پرل ،نیاب تل- 2016	15جون تا 31جولائی
بارانی علاقے	اپریل تا مئی(بارش کے بعد)

☆ہمیشہ ڈرل کاشت کو ترجیح دیں اور بیماریوں سے پاک صاف ستھرا ڈیڑھ تا دو کلوگرام بیج فی ایکڑ استعمال کریں۔جڑ، تنے کی سڑانڈ اور اکھیڑا سے بچاؤ کے لئے کاشت سے پہلے بیج کو پھپھوندی کش زہر تھائیو فینیٹ میتھائل بحساب اڑھائی

گرام اور امیڈاکلوپرڈ بحساب دو گرام فی کلوگرام بیج لگا کر کاشت کریں۔

☆زیادہ پھیلاؤ والی اقسام میں قطاروں کا درمیانی فاصلہ اڑھائی فٹ اور پودوں کا باہمی فاصلہ 4 تا 6 انچ رکھیں جبکہ کم پھیلاؤ والی اقسام میں قطاروں کا درمیانی فاصلہ ڈیڑھ فٹ رکھیں۔

☆جب فصل چار پتے نکال لے تو چھدرائی کریں۔ پہلے پانی سے قبل ایک خشک گوڈی اور پانی کے بعد وتر آنے پر دوسری گوڈی کریں۔

☆بوائی کے وقت ایک بوری سونا ڈی اے پی اور آدھی بوری ایف ایف سی ایس او پی یا ایم او پی استعمال کریں۔ آدھی بوری سونا یوریا پہلے اور آدھی بوری سونا یوریا دوسرے پانی کے ساتھ ڈالیں۔

☆جڑی بوٹیوں کی تلفی کے لئے پینڈی میتھلین (33 فیصد) 400 تا 500 ملی لیٹر کو 120 لیٹر پانی میں ملا کر بوائی کے فوراً بعد سپرے کریں۔

☆تل کی فصل کو عام طور پر 3 دفعہ ہلکی آبپاشی کی ضرورت ہوتی ہے۔ پہلا پانی اگاؤ مکمل ہونے کے 15تا20 دن بعد، دوسرا پھول آنے پر اور تیسرا ڈوڈیاں مکمل ہونے پر لگائیں۔

☆بارش کی صورت میں فالتو پانی فوراً کھیت سے نکال دیں ورنہ پانی کھڑا رہنے سے فصل کا نقصان ہو گا۔

گنا

رواں سہ ماہی میں بہاریہ اور ستمبر کاشتہ فصل کی دیکھ بھال کیلئے درج ذیل امور کا خیال رکھیں:

☆بہتر پیداوار کا دارومدار پودوں کی مطلوبہ تعداد پر ہے۔گنے کے کھیتوں کا بغور مشاہدہ کریں۔ ناغوں کی صورت میں اُسی ورائٹی کا بیج لگائیں۔

☆فصل میں جڑی بوٹیوں کی تلفی نہایت ضروری ہے۔ایک اندازے کے مطابق جڑی بوٹیوں کی وجہ سے گنے کی پیداوار 25 فیصد تک کم ہو سکتی ہے۔ لہٰذا فصل کا اگاؤ مکمل ہو نے پر پہلے یا دوسرے پانی کے بعد کھیت میں ہل چلائیں اور گوڈی کے ذریعے جڑی بوٹیاں تلف کریں۔جڑی بوٹیوں کوکیمیائی زہروں سے بھی بہت موثر طریقہ سے تلف کیا جاسکتا ہے۔ اِس ضمن میں مزید راہنمائی کے لئے آپ ایف ایف سی کے زرعی ماہرین سے یا ہیلپ لائن نمبر 0800 - 00332 پر رابطہ کر سکتے ہیں۔

☆گنے کے کھیت میں زہر پاشی ہمیشہ پیسٹ اسکاؤٹنگ کی بنیاد پر کریں کیونکہ اندھا دھند زہر پاشی نہ صرف ماحولیاتی آلودگی کا باعث بنتی ہے بلکہ اس سے مفید کیڑے بھی تلف ہو جاتے ہیں۔ لگاتار زہر پاشی سے کیڑوں کے اندر اس زہر کے خلاف مدافعت آنے کا بھی امکان ہوتا ہے۔

☆گنے کی بہاریہ فصل کو سونا یوریا کی سفارش کردہ مقدار تین اقساط میں یعنی پہلی اپریل،دوسری مئی کے آخر اور تیسری قسط جون کے آخر میں مٹی چڑھاتے وقت دیں۔ جبکہ ستمبر کاشت فصل کو سونایوریا کی آخری قسط اپریل میں مٹی چڑھاتے وقت دیں۔مونڈھی فصل میں نئی کاشتہ فصل کی نسبت نائٹروجنی کھاد کا 30 فیصد زائداستعمال کریں۔

☆ شوگر ریکوری بڑھانے کیلئے پوٹاش کھادوں کا استعمال بہت ضروری ہے۔ اس ضمن میں مٹی چڑھاتے وقت ایک بوری ایف ایف سی ایس او پی یا پونی بوری ایف ایف سی ایم او پی استعمال کریں۔

☆ اگر بجائی کے وقت زنک استعمال نہیں کی تو سونا یوریا کی پہلی قسط کے ساتھ $7\frac{1}{2}$ کلوگرام سونا زنک استعمال کریں۔

☆ آبپاشی اپریل میں 20 دن کے وقفہ سے جبکہ مئی اور جون میں 10 سے 12 دن کے وقفہ سے جاری رکھیں۔ موسمی حالات، زمین کی ساخت اور فصل کی حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے آبپاشی کے شیڈول میں تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

دھان کی پنیری کی کاشت

☆اچھی پیداوار کیلئے ہمیشہ سفارش کردہ اقسام کا خالص، صحت مند اوربیماریوں سے محفوظ بیج جس کا شرح اگاؤ 80 فیصد سے زائد ہواستعمال کریں۔اگر شرح اگاؤ کم ہو تو اسی نسبت سے بیج کی مقدار میں اضافہ کر لیں۔

☆غیر منظور شدہ اور ممنوعہ اقسام ہرگز کاشت نہ کریں کیونکہ ان کے چاول کا معیار ناقص ہوتا ہے اور عالمی منڈی میں ان کی کم قیمت ملنے کے علاوہ پاکستانی چاول کی ساکھ پر بھی برا اثر پڑتا ہے۔

☆دھان کی ایک ایکڑ کی پنیری اگانے کیلئے شرح بیج (کلوگرام) درج ذیل گوشوارے کے مطابق رکھیں:

اقسام	کدوکا طریقہ	خشک طریقہ	راب کا طریقہ
فائن	$4\frac{1}{2}$ تا 5	6 تا 7	8 تا 10
موٹی	6 تا 7	8 تا 10	10 تا 12
ہائبرڈ	6	-	-

☆20مئی سے پہلے دھان کی پنیری کی کاشت ممنوع ہے کیونکہ دھان کے تنے کی سنڈیاں موسم سرما دھان کے مڈھوں میں سرمائی نیند سو کر گزارتی ہیں۔ ان سنڈیوں کے پروانے مارچ کے آخر اور اپریل کے شروع میں باہر نکل آتے ہیں۔ دھان کی پنیری اگر اس دوران کاشت کی ہو تو پروانے ان پر انڈے دے کر اپنی نئی نسل کا آغاز کر دیتے ہیں۔

☆دھان کی فصل کوبکانئی اور پتوں کے بھورے دھبے جیسی بیماریوں سے بچانے کیلئے بیج کو کاشت سے پہلے سفارش کردہ پھپھوندی کش زہر لگائیں۔خشک طریقہ سے بیج کاشت کرنا ہو تو کاشت سے دوہفتے قبل خشک بیج کو زہر لگائیں۔ اگر کدو کے طریقہ سے پنیری کاشت کرنی ہوتوبیج کی مقدار سے سواگنا پانی لیں اور اس میں زہر کی سفارش کردہ مقدار حل کریں۔ بیج کو اس محلول میں 24 گھنٹے کے لئے بھگو دیں اور اس کے بعد بیج کو نکال کر سایہ دار جگہ پر چھوٹی ڈھیریوں میں رکھیں اور گیلی بوریوں سے ڈھانپ دیں۔ زیادہ گرمی سے بچانے کیلئے بیج کو دن میں دو سے تین مرتبہ ہلائیں اور پانی کا چھٹہ دیں۔ جب بیج انگوری مار لے تو کھڑے پانی میں شام کے وقت چھٹہ دیں۔

☆ان علاقوں میں جہاں زمین میرا ہے اور کھیت میں پانی کھڑا نہیں ہو سکتا پنیری کی کاشت خشک طریقہ سے کریں۔ اس طریقہ میں زمین کی راؤنی کریں وتر آنے پر دوہرا ہل اور سہاگہ دے کر بیج کا چھٹہ باسمتی اقسام بحساب تین پاؤ فی مرلہ اور اری یا ہائبرڈاقسام بحساب ڈیڑھ کلو گرام فی مرلہ دیں اوراس پر روڑی، پرالی، پھک یا توڑی کی ایک انچ موٹی تہہ بکھیر دیں۔

☆راب کا طریقہ سخت زمینوں کیلئے اپنایا جاتا ہے۔ اس طریقہ کے مطابق کھیت کو ہموار کر کے گوبر، پھک یا پرالی کی دو انچ موٹی تہہ ڈال کر آگ لگا دیں۔ زمین ٹھنڈی ہونے پر راکھ کو گوڈی کر کے زمین میں ملا دیں بعد میں ایک کلو گرام فی مرلہ باسمتی اور دو کلوگرام فی مرلہ اری یا ہائبرڈ اقسام کے خشک بیج کا چھٹہ دیں اور پانی لگا دیں۔

☆کدو کے طریقہ سے تیار کی ہوئی پنیری 25 تا 30دن جبکہ خشک طریقہ سے کاشت کی ہوئی پنیری 35سے 40 دن میں منتقلی کیلئے تیار ہوجاتی ہے۔ یاد رہے کہ پنیری کی عمر 40 دن سے زائد نہ ہو ورنہ پودا جھاڑ کم بنائے گا۔کسان باسمتی کی پنیری کی عمر بوقت منتقلی 25 دن سے زیادہ نہیں ہونی چاہئے۔

☆اگرپنیری کمزور ہو توفی مرلہ 250 گرام سونا یوریا پنیری کی منتقلی سے دس دن پہلے چھٹہ کریں۔

☆دھان کا ٹوکہ بعض اوقات پنیری پر شدید حملہ کرتا ہے۔اس کے تدارک کے لئے ضروری ہے کہ کھیت کی وٹوں اور کھالوں کی صفائی کی جائے۔ فروری مارچ میں کھیت کی وٹوں پر زہر کا دھوڑا یا سپرے کریں تاکہ یہ انڈوں سے نکلتے ہی تلف ہو جائیں۔ شدید حملہ کی صورت میں دانے دار زہر استعمال کریں۔

☆دھان کی پنیری میں جڑی بوٹیوں کا تدارک جڑی بوٹی مار زہروں سے کیا جا سکتا ہے۔

چارہ جات میں کھادوں کے متوازن استعمال کی اہمیت اور مویشیوں کی صحت اور پیداوار پر اثرات

سال	دودھ کی طلب (ہزار ٹن میں)	گوشت کی طلب (ہزار ٹن میں)
2018-19	48,185	4,478
2019-20	49,737	4,708
2020-21	51,340	4,955
2021-22	52,996	5,219
2022-23	54,707	5,504
پانچ سالوں میں اضافہ	13.6 فیصد	22.9 فیصد

پاکستان کی زراعت میں لائیو اسٹاک کا شعبہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ پاکستان معاشی سروے برائے 23 - 2022 کے اعدادوشمار کے مطابق لائیو اسٹاک کا قومی جی ڈی پی (GDP) میں تقریباً 14.4 فیصد، جبکہ زرعی جی ڈی پی میں 62.7 فیصد حصہ ہے۔ ملک کی بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر لائیو اسٹاک سے حاصل شدہ مصنوعات مثلاً دودھ اور گوشت کی طلب میں بھی بتدریج اضافہ ہو رہا ہے۔ پچھلے پانچ سالوں میں دودھ کی طلب میں 13.6 فیصد اور گوشت کی طلب میں 22.9 فیصد اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ یہ مصنوعات ہماری روزمرہ کی خوراک کا اہم جزو ہونے کے ساتھ اہم غذائی عناصر (مثلاً کیلشیم، میگنیشیم، فاسفورس، پوٹاشیم، زنک، آئرن، مینگانیز اور دیگر وٹامن وغیرہ) فراہم کرتی ہیں۔

چارہ جات مویشیوں کی بنیادی خوراک ہیں۔ پاکستان میں سالانہ (ربیع اور خریف) تقریباً 94 لاکھ سے زائد ایکڑ پر چارہ جات کاشت کئے جاتے ہیں۔ جو کہ کل زیر کاشت رقبہ کا تقریباً 14 فیصد ہے۔ بد قسمتی سے پاکستان میں ان چارہ جات کو بہت کم توجہ اوراہمیت دی جاتی ہے اور ان میں کھادوں کا متوازن استعمال نہ ہونے کے برابر ہے۔ جس کی وجہ سے نہ صرف چارہ جات کی پیداواراور کوالٹی متاثر ہوتی ہے بلکہ مویشیوں کی صحت پر برا اثر پڑتا ہے اوران سے حاصل شدہ مصنوعات میں غذائی اجزاء کی کمی بھی واقع ہوتی ہے۔ ان مصنوعات کے استعمال سے انسانو ں میں غذائی اجزاء بالخصوص کیلشیم، زنک، آئرن اور مینگانیز کی شدید کمی واقع ہو رہی ہے۔ موسم خریف کے نمایاں چارہ جات میں جوار، باجرہ، مکئی، نیپئر گراس (Napier Grass)، روڈز گراس (Rhodes Grass)، کلر گراس اور جنتر شامل ہیں۔ بہتر کوالٹی اور غذائیت سے بھرپور چارہ جات کی ملکی ضرورت کے علاوہ بیرون ملک طلب بھی ہے۔ جس سے قیمتی زرمبادلہ کمایا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں چارہ جات سے تیار کردہ سائیلج مویشیوں کیلئے بہت مفید ہونے کے ساتھ آمدن میں اضافہ کا باعث ہوتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ کاشتکار حضرات چارہ جات کی فصلوں پر بھی خصوصی توجہ دیں۔ ان میں سونا یوریا استعمال کے ساتھ دیگر اہم کھادیں مثلاً سونا ڈی اے پی، ایف ایف سی ایس او پی یا ایم او پی، سونا زنک اور سونا بوران کا استعمال ضرور کریں۔ اس سے نہ صرف چارہ جات کی پیداوار بلکہ لائیو اسٹاک کی پیداوار (دودھ اور گوشت) اور آمدن میں بھی اضافہ ہو گا نیز ملک میں غذائی تحفظ کو یقینی بنانے میں بھی مدد ملے گی۔ اہم غذائی اجزاء مثلاً نائٹروجن، فاسفورس، پوٹاشیم، زنک اور بوران کا چارہ جات کی پیداواراور مویشیوں کی صحت اورپیداوار میں کردار مندرجہ ذیل ہے :

نائٹروجن

نائٹروجن پودوں کی نشوونما اور بڑھوتری کیلئے سب سے اہم غذائی جزو ہے۔ نائٹروجن پودوں میں سبز مادہ (کلوروفل) بنانے کے علاوہ لحمیات (پروٹین) اور خامروں کا اہم جزو ہوتا ہے۔ نائٹروجن کی بہتر دستیابی سے دیگر اہم اجزاء مثلاً فاسفورس اور پوٹاشیم کی دستیابی بھی بہتر ہو جاتی ہے۔ پاکستان کی تقریباً 97 فیصد زمینوں میں نائٹروجن کی کمی واقع ہو چکی ہے۔ اس کی کمی کی وجہ سے پیداوار میں کمی کے علاوہ چارہ جات میں پروٹین کی مقدار میں بھی کمی آتی ہے۔ جس سے مویشیوں کی صحت پر بھی منفی اثرات نمایاں ہوتے ہیں۔ چارہ جات میں نائٹروجن کی ضرورت پوری کرنے کیلئے سفارش کردہ مقدار میں سونا یوریا کا استعمال بہت ضروری ہے۔ یہ پودوں کیلئے نائٹروجن کا سب سے سستا اور مفید ذریعہ ہے۔

فاسفورس

فاسفورس پودوں میں جڑ کی بڑھوتری کے علاوہ شمسی توانائی کو کیمیائی توانائی میں تبدیل کرنے اور اسے پودوں کے مختلف حصوں میں منتقل کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ نیز فاسفورس کی بہتر دستیابی سے پودوں میں سخت موسم کے خلاف قوت مدافعت پیدا ہوتی ہے۔ ان تمام عوامل کے ساتھ فاسفورس چارہ جات کا معیار اور پیداوار بڑھانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ تجزیہ زمین کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں 98 فیصد زمینوں میں فاسفورس کی کمی موجود ہے۔ مویشیوں میں فاسفورس کی کمی سے نشوونما متاثر ہوتی ہے جس کی وجہ سے ان کی دودھ دینے کی صلاحیت میں کمی ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ مویشیوں میں فاسفورس کی کمی سے رت موترہ کی بیماری بھی نمایاں ہوتی ہے۔ نیز اس کی کمی سے بچھڑوں میں ہڈیاں اور جوڑ بھی کمزور ہوجاتے ہیں جبکہ بڑے جانوروں میں سستی اور چلنے پھرنے میں دشواری بھی ہوتی ہے۔ فاسفورس کی اہمیت کے پیش نظر، چارہ جات میں سونا ڈی اے پی کا سفارش کردہ مقدار میں استعمال ناگزیر ہے۔

پوٹاشیم

پوٹاشیم پودوں میں پانی اور غذا کی مختلف حصوں میں ترسیل کے علاوہ سخت موسمی حالات اور بیماریوں کے خلاف مدافعت پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ پوٹاشیم سبز چارہ جات میں رسیلا پن اور کوالٹی میں اضافہ کرتا ہے۔

پاکستان کی تقریباً 50 فیصد زمینوں میں پوٹاشیم کی کمی واقع ہو چکی ہے۔ اس کی کمی سے چارہ جات کی پیداوار اور معیار میں کمی واقع ہوتی ہے۔ ایسے چارہ جات کے استعمال سے مویشیوں میں بھوک کی کمی، پٹھوں کا اکڑاؤ، پانی کی کمی، افزائش نسل کی صلاحیت میں کمی اور شدید کمی میں اعصابی نظام کی کمزوری جیسے مسائل ظاہر ہوتے ہیں۔ نیز دودھ، گوشت کی کوالٹی اور پیداوار بری طرح متاثر ہوتی ہیں۔ پوٹاشیم کی کمی دور کرنے کیلئے چارہ جات میں ایف ایف سی ایس او پی یا ایم او پی کا سفارش کردہ مقدار میں استعمال ضرور کرنا چاہئے۔

زنک

زنک ایک اہم صغیرہ جزو ہے جس کی ضرورت پودوں، انسانوں اور مویشیوں میں یکساں ہے۔ زنک چارہ جات میں جھاڑ میں بہتری، پروٹین کی مقدار میں اضافہ، بیماریوں اور سخت موسمی حالات کے خلاف مدافعت اور دیگر کھادوں کی افادیت میں اضافہ کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ پاکستان کی تقریباً 85 فیصد زمینوں میں زنک کی کمی واقع ہو چکی ہے۔ زنک کی کمی والے چارہ جات کے استعمال سے مویشیوں میں جلد کی بیماریاں، منہ کھر، بچھڑوں کی نشوونما میں کمی، نظام انہضام میں مسائل اور دودھ کی پیداوار میں کمی واقع ہو جاتی ہیں۔ چارہ جات کی بہتر اور معیاری پیداوار کیلئے چارہ جات میں سونا زنک بحساب $7\frac{1}{2}$ کلو گرام فی ایکڑ استعمال کرنا چاہئے۔

بوران

بوران پودوں میں غذائی اجزاء کی بہتر دستیابی کے ساتھ ہارمونز کی افزودگی اور تیار شدہ خوراک کی نقل و حرکت میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس کی بہتر دستیابی سے چارہ جات میں رسیلا پن اور غذائیت میں اضافہ ہوتا ہے۔ پاکستان میں تقریباً 60 فیصد زمینوں میں بوران کی کمی واقع ہو چکی ہے۔ مویشیوں میں بوران کی کمی سے ہڈیوں کی کمزوری، افزائش نسل کی صلاحیت میں کمی اور دودھ، گوشت کی پیداوار میں کمی پیدا ہوتی ہے۔ چارہ جات کی بہتر اور معیاری پیداوار کیلئے چارہ جات میں سونا بوران بحساب 3 کلو گرام فی ایکڑ سال میں ایک مرتبہ استعمال کریں۔

خریف کے چارہ جات میں کھادوں کی سفارشات

چارہ جات کی اقسام	سونا یوریا	سونا ڈی اے پی	ایف ایف سی ایس او پی یا ایم او پی	وقت اور طریقہ استعمال
مکئی	$1\frac{3}{4}$	1	$\frac{1}{2}$	تمام سونا ڈی اے پی، پوٹاش کھادیں اور $\frac{3}{4}$ بوری سونا یوریا بوائی کے وقت اور 1 بوری سونا یوریا جب فصل 2 فٹ تک ہوجائے، استعمال کریں۔
جوار	1	1	$\frac{1}{2}$	تمام سونا ڈی اے پی، پوٹاش کھادیں اور $\frac{1}{2}$ بوری سونا یوریا بوائی کے وقت اور $\frac{1}{2}$ بوری سونا یوریا پہلے پانی پر استعمال کریں۔
باجرہ	1	1	$\frac{1}{2}$	تمام سونا ڈی اے پی اور پوٹاش کھادیں بوائی کے وقت اور 1 بوری سونا یوریا پہلے پانی پر استعمال کریں۔ علاوہ ازیں ہر کٹائی کے بعد $\frac{1}{2}$ تا 1 بوری سونا یوریا دیں۔
روڈز گراس	$\frac{1}{2}$	1	1	تمام سفارش کردہ کھادیں بوائی کے وقت استعمال کریں۔ علاوہ ازیں ہر کٹائی کے بعد 1 بوری سونا یوریا استعمال کریں۔
کلر گراس	$\frac{1}{2}$	1	$\frac{1}{2}$	تمام سفارش کردہ کھادیں بوائی کے وقت استعمال کریں۔ علاوہ ازیں ہر کٹائی کے بعد 1 بوری سونا یوریا استعمال کریں۔
ماٹ گراس	$\frac{1}{2}$	1	1	تمام سفارش کردہ کھادیں بوائی کے وقت استعمال کریں۔ علاوہ ازیں ہر کٹائی کے بعد 1 بوری سونا یوریا استعمال کریں۔
نیپئر گراس	$1\frac{1}{2}$	2	1	تمام سفارش کردہ کھادیں بوائی کے وقت استعمال کریں۔ علاوہ ازیں ہر کٹائی کے بعد $\frac{1}{2}$ بوری سونا ڈی اے پی اور $\frac{1}{4}$ بوری سونا یوریا استعمال کریں۔

اجزائے صغیرہ کی کمی کو مد نظر رکھتے ہوئے $7\frac{1}{2}$ کلو گرام سونا زنک اور 3 کلو گرام سونا بوران فی ایکڑ استعمال کریں۔

کاشتکاروں کے نام اہم پیغام

پاکستان میں پانی کے محدود ذخائر کہیں ہماری لاپرواہی کی نذر نہ ہوجائیں۔ اس قیمتی دولت کو ضائع ہونے سے بچائیں۔ تاکہ ہماری آنے والی نسلیں بھی اس قیمتی دولت سے مستفید ہوسکیں۔

فوجی فرٹیلائزر کمپنی لمیٹڈ

لاہور ٹریڈ سنٹر، 11 شارع ایوانِ صنعت وتجارت لاہور فون 042-36369137-40,36365119

فیکس 042-36366324 E-mail: ts_lhr@ffc.com.pk, Web: www.ffc.com.pk